سوال

عال حجیت؟ (29)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ من بَعْدِي....."

(71: ت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ اگر خلفاء راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین کا عمل ایک چیز پر متفق ہوجاتا ہے اور سنت کے مخالف نہ ہو تو بلاشبہ ان کا یہ عمل حجت ہے لیکن بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث چاروں خلفاء میں سے کس ایک کے قول کی حجیت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ....."

، یا تو مضاف کو محذوف ماننا پڑے گا کہ لفظ "احد" مضاف محذوف ہے۔ یوں کہا جائے گا "وسنة احد الخلفاء الراشدین" پھر خلفاء الراشدین سے پہلے لفظ مجموع کو مضاف مقدر ماننا پڑے گا۔ پہلا معنی اگر لیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے ایک اگر منفرد ہوجائے تو اس کی بات حجت

م صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جن الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یہ اقتباس گویا کہ قرآن کریم سے اخذ کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهُدىٰ وَيَتَّبِع غَيرَ سَبيلِ المُؤمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلّىٰ وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَساءَت مَصيرًا ١١٥... سورة النساء

بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہوچکی تھی اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستے کی وہ پیروی کرتا ہے۔ ہم اسے پھیر دیتے ہیں کہ جس طرف بھی وہ پھرتا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔''

سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الفاظ پر کوئی شخص اعتراض کرسکتا ہے کہ مومنین سے پہلے احد کو مقدر مانو کسی ایک مومن کی مخالفت ہوگی' اس آیت میں دوسرا مطلب یہ بھی بن سکتا ہے کہ جو تمام مومنوں کے راستہ کی مخالفت کرے گا اور اصل مقصود بھی یہ ہے۔

ں لیے متقدمین میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت سے مسلمانوں کے اجماع کی حجیت کی دلیل ملتی ہے۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ البانیہ]

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ: 119

محدث فتویٰ